بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسے کے اضافی چندے کو کاروبار میں لگانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مدارس کے اضافی چندے کو کاروبار میں لگانا کیسا، تاکہ ان کی آمدن سے مدارس کا نظام چلتا رہے۔ ؟

جواب

مدارس و مساجد کا چندہ عمومی طور پر مدارس و مساجد میں کیے جانے والے عمومی اخراجات مثلاً مدرسین کی تنخواہوں، امام و مؤذن، خادمین کے وظائف اور صفائی ستھرائی میں ہونے والے اخراجات وغیرہ کے لیے دیا جاتا ہے، کاروبار میں لگانے کے لیے نہیں دیا جاتا، لہذا اسے اِنہی معروف مصارف میں استعمال کرنا ضروری ہے، کسی کاروبار میں لگانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا:

"مسجد کا جو پیسہ جمع ہے اسے کسی منفعت پر خرید و فروخت تجارت کرسکتے ہیں، مسجد کے جمع مال افزود کے لئے؟"

تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواب میں فرمایا:

"تجارت میں نفع نقصان دونوں کا احتمال ہے اور کارکنوں میں امین و خائن دونوں طرح کے ہوتے ہیں اور مال وقف میں شرط واقف سے زیادت کی اجازت نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 16، ص 420، 421، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی امجدیہ میں ہے "جب عطیہ و چندہ پر آمدنی کا دارومدار ہے، تو دینے والے جس مقصد کے لیے چندہ دیں یا کوئی اہلِ خیر جس مقصد کے متعلق اپنی جائیداد وقف کرے، اُوسی مقصد میں وہ رقم یا آمدنی صَرف کی جاسکتی ہے، دوسرے میں صرف کرنا، جائز نہیں، مثلاً اگر مدرسہ کے لیے ہو، تو مدرسہ پر صَرف کی جائے اور مسجد کے لیے ہو، تو مسجد پر۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 3، صفحہ 42، مکتبہ رضویہ، کراچی)

"چندے کے بارے میں سوال جواب" نامی کتاب میں ہے "سوال: مسجِد یا کسی مذہبی یا سماجی اِدارے کا چندہ کثیر مقدار میں جمع ہو گیا ہو تو کیا اُسے کاروبار میں لگا سکتے ہیں؟ جواب: خواہ کیسا ہی نَفع بَخش کاروبار ہو، نہیں لگا سکتے۔ چاہے اُس کی آمدنی اُسی ادارے کے لئے استِعمال کرنے کی نیّت ہو۔" (چندے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 77، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4726

تاریخ اجراء: 18 شعبان المعظم 1447ھ/07 فروری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net